مراسلت

تنویر قیصر (لاہور)

غالباً ۱۹۹۲ء کے آغاز میں آپ کے جریدے "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کا اجراء ہوا تو راقم نے اسے دلچسپی اور شوق کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ مجھے اُمید تھی کہ مکالمے اور مصاحبے کی معرفت کم از کم پاکستان کی سطح تک مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے، خصوصی تعصبات کی دُھند دُور کرنے اور ایک دوسرے کے علمی اور سماجی مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کے تقریباً سارے شمارے میرے پاس محفوظ تھے جنہیں میں نے اس دلچسپی کے ساتھ پڑھا تھا کہ صفحات تو نہیں، مگر اس کے موضوعات از بر ہو گئے تھے۔ پھر ۱۹۹۴ء کے شروع میں مجھے برطانیہ اور امریکہ جانا پڑا۔ امریکہ میں زیادہ عرصہ (تقریباً دس ماہ) قیام رہا۔ اس دوران میں "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے پرچوں سے محروم رہا۔ گزشتہ مہینے [فروری ۱۹۹۵ء] پاکستان آیا تو اسے دوبارہ پڑھا۔ مضامین پڑھے اور تشنگی کا احساس فزوں تر رہا۔ اس کے صفحات میں اگر تھوڑا سا اضافہ کر دیا جائے تو کہیں بہتر ہو گا، اس اعصاب شکن حقیقت کے باوجود کہ عالمی منڈی میں کاغذ کے نرخ میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

یہ خط لکھنے کا بڑا اور اکلوتا مقصد یہ تھا کہ آپ سے گزارش کرنے کی جسارت کروں کہ آپ اس راز کا کھوج لگائیں کہ تاریخ کے کس مرحلے پر علمائے اسلام اور علمائے مسیحیت نے دانستہ اپنی اپنی برادریوں (وسیع تر معنوں میں) کے دلوں میں نفرت اور دُوری اور عصبیت کے بیج بونے کا عمل شروع کیا۔ صلیبی جنگوں کو اس کی ایک بڑی وجہ بیان کیا جاتا ہے مگر، میرے نزدیک، یہ دلیل بڑی ہی پھسپھسی محسوس ہوتی ہے۔ اسلام اور نبی آخر الزماں ﷺ کے پیروکاروں کو تو چاہیے تھا کہ وہ سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کر کے دکھائیں کہ اُن کے رسول ﷺ نے مسجدِ نبوی میں مسیحی وفود کو متعدد مرتبہ بٹھایا، اُن کی خاطر مدارت کی اور اُنہیں مسیحی روایات کے مطابق، مسجدِ نبوی کے اندر، عبادت کرنے کی کھلی اجازت دی۔ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ آخر کس مقام پر ہم نے رواداری کا دامن ہاتھ سے چھوڑا؟ کیا یہ ردِ عمل کا نتیجہ تھا یا [بعض لوگوں نے] اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لیے عیسائیوں سے نفرت کی آگ بھڑکائی؟

میں اکثر سوچتا ہوں کہ مسلمان اور عیسائی اتنے فاصلے پر کیوں بیٹھے ہیں؟ کیا یہ علمی فقدان کا نتیجہ ہے یا ہماری مروّجہ تربیت کا؟---

---

[بلاشبہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کو موجودہ شکل جنوری ۱۹۹۲ء سے دی گئی تھی مگر اس کا اشاعتی سلسلہ جولائی ۱۹۹۱ء سے جاری تھا۔ ابتداءً "عالمِ اسلام اور عیسائیت" اسلامک فاؤنڈیشن۔ لیسٹر (برطانیہ) کے جریدے "Focus" کا ترجمہ ہوتا تھا، اگست ۱۹۹۱ء میں اس میں پاکستان کے حوالے سے خبروں اور تبصروں کا اضافہ کیا گیا اور بالآخر اسے موجودہ شکل دے دی گئی۔ جناب تنویر قیصر اور ہمارے بعض دوسرے قارئین کی رائے بھی یہی ہے کہ جریدے کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ سالِ رواں میں تو اضافہ ممکن نہیں، شاید ۱۹۹۶ء میں ادارہ اس قابل ہوگا کہ اپنے قارئین کی تشنگی کچھ کم کر سکے۔

جناب تنویر قیصر نے اپنے مراسلے میں جو "بڑا اور اکلوتا" سوال اٹھایا ہے، ہم اپنے اہلِ علم قارئین سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اِس پر اپنے مطالعے اور غور و فکر کے نتائج "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے لیے قلم بند کریں گے۔ مدیر]

محمد اسلم رانا (لاہور)

مسلمانوں، بالخصوص علماء کرام میں غیر مذاہب کا مطالعہ کرنے، زبانیں سیکھنے اور اغیار تک اسلام پہنچانے کا ذوق معدوم ہونے کی حد تک قلیل ہے۔۔۔ چند برس پیشتر ایک عیسائی جریدہ نظر سے گزرا کہ دو مسیحی مبلغین نے نیوگنی کے ایک خانہ بدوش پہاڑی قبیلہ میں عمرِ عزیز کے ۳۰ برس گزار دیے۔ اُن کی زبان، معاشرت، ثقافت، رہن سہن، خورد و نوش، رسم و رواج، تہذیب ہر چیز کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا۔ پھر وطن واپس جا کر اُن کی زبان کے لیے حروفِ تہجی ایجاد کر کے اُنہیں باقاعدہ تحریری شکل دی اور اِس زبان میں انجیل کا ترجمہ کیا!